www.emarsiya.com

مرثیہ

جنگِ خندق

نقطۂ بائے دبستانِ دو عالم ہے علیؑ

تعدادِ بند ۷۲

www.emarsiya.com

کوئی بھی خطا آلؑ سے موسوم نہیں
کتنے ہی فضائل ہیں جو مرقوم نہیں
یارب ترے حیدرؑ کے فضائل کی حدیں
خود تیرے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں

www.emarsiya.com

(۱)

نقطۂ بائے دبستانِ دو عالم ہے علیؑ
لختِ نورِ نبوی، کُن کا بھی محرم ہے علیؑ
بعدِ احمدؐ ہے جو احمدؐ وہ مکرّم ہے علیؑ
مختصر یہ ہے کہ قرآنِ مجسّم ہے علیؑ
حق کے ابواب میں اسباب میں کھُل جائے گا
ہے علیؑ کون یہ احزاب میں کھُل جائے گا

(۲)

ضو علیؑ، نور علیؑ، تاب علیؑ، آن علیؑ
ذکر اور فکر علیؑ، دفترِ ایمان علیؑ
بزم تا رزم علیؑ، فتح کا سامان علیؑ
حق علیؑ، دین علیؑ، رمز علیؑ، شان علیؑ
لوحِ محفوظ کی آیت ہے وظیفہ ہے علیؑ
ذات و اوصافِ الٰہی کا صحیفہ ہے علیؑ

(۳)

جنّ و انس و ملک و حور کا مسجود علیؑ
قبلۂ اہلِ ولا، کعبۂ مقصود علیؑ
مظہرِ نورِ خدا، قدرتِ معبود علیؑ
آنکھ جب ہونے لگے بند تو موجود علیؑ
زیست کے شہر میں داخل ہوئے مرنا کیسا
جب ہیں بالیں پہ علیؑ موت سے ڈرنا کیسا

www.emarsiya.com

(۴)

مرضیٔ حق سے ملی جس کو فضیلت وہ علیؑ
وہ جو تھا قاریٔ آیاتِ برائت وہ علیؑ
ہاتھ آئی ہے حرم میں جسے حرمت وہ علیؑ
خانۂ حق میں ہوئی جس کی ولادت وہ علیؑ

پہنچے کعبے میں نبیؐ جب انھیں فرمان ملا
آگیا نقطۂ با خلق کو قرآن ملا

(۵)

بزمِ معراج میں احمدؐ کا ہے ہمراز علیؑ
سارے افلاک نشینوں میں سر افراز علیؑ
جس پہ اعزاز کو ہے ناز وہ اعزاز علیؑ
عقل عاجز ہے وہ ہے صاحبِ اعجاز علیؑ

کہہ بھی دے کوئی سوا اُن کو تو کیا کہہ دے گا
بس یہی ہو گا کہ حیدرؑ کو خدا کہہ دے گا

(۶)

مثل ماہِ شبِ اوّل کے ہے ابروئے علیؑ
عطرِ خُلق و کرم و جود و سخا خوئے علیؑ
جو بھی ہے بندۂ حق وہ ہے رضا جوئے علیؑ
سمتِ قبلہ اُسی جانب ہے جدھر روئے علیؑ

ہے وہی شاہ جو ہے بندۂ درگاہِ علیؑ
حق بھی ہر بار نظر آتا ہے ہمراہِ علیؑ

www.emarsiya.com

(۷)

جس نے دم بھر نہ بھرا غیر کا دم وہ حیدرؑ
جس نے پاکیزہ کیا بیتِ حرم وہ حیدرؑ
دوشِ احمدؐ پہ رکھا جس نے قدم وہ حیدرؑ
جس نے ٹکڑے کئے کعبے میں صنم وہ حیدرؑ

بڑھ گیا بت شکنی سے یہ حشم حیدرؑ کا
آگیا مُہرِ نبوّت پہ قدم حیدرؑ کا

(۸)

کچھ انھیں ان کے مراتب سے سوا کہتے ہیں
کج نظر ہیں وہ نصیری جو خدا کہتے ہیں
سطح بیں اُن کو فقط عقدہ کشا کہتے ہیں
ہم جو کہتے ہیں وہ حیدرؑ کو بجا کہتے ہیں

یہ وسیلہ وہ ہے جس کو نہیں رد کرتا ہے
یا علیؑ کہتے ہی اللہ مدد کرتا ہے

(۹)

شبِ اسریٰ کے بیانات سے حیران ہے دل
قربتِ عاشق و معشوق ہے کہنا مشکل
بیچ میں پردۂ فیّاضیٔ رب تھا حائل
کیسے کہہ دوں ہے نصیری کا عقیدہ باطل

نہ تو دیکھا نہ صدا خالقِ اکبر کی سُنی
سُنی آواز پیمبرؐ نے تو حیدرؑ کی سُنی

www.emarsiya.com

(۱۰)

عالمِ علمِ لدُنی تھے اگر پیغمبرؐ
شہرِ علمِ نبوی کیلئے حیدرؑ تھے در
شق ہوا ایک اشارے سے نبیؐ کے جو قمر
واسطے حیدرِؑ کرّار کے پلٹا خاور

ہاں بنا دینِ الٰہی کی پیمبرؐ سے ہوئی
اُس کی تکمیل مگر حیدرِؑ صفدر سے ہوئی

(۱۱)

نام حیدرؑ کا سماوات میں ہے شمشاطیل
اور مشہور زمینوں میں ہوئے جمحائیل
اپنا استاد بھی کہتے ہیں انھیں جبرائیل
نام سُنتے ہی لرز جاتے ہیں خود عزرائیل

ایسے اوصاف کتب میں نہ کسی کے دیکھے
نام اللہ کے اتنے یا علیؑ کے دیکھے

(۱۲)

اریّا، شنظیا، ارما و برّیا، منصوم
ایلیا و بشن و ناصر و اصب و قنسوم
داج و میمون و مدمر، کلراو قیصوم
حجر العین، برتا و بطرسی، قیدوم

ہیں جو آیاتِ خدا قسورہ کہتی ہیں انھیں
فاطمہؑ بنتِ اسد حیدرہ کہتی ہیں انھیں

www.emarsiya.com

(۱۳)

بلقیاطیسؔ بھی کہتے ہیں انہیں عبرانی
پھر شروحیلؔ بھی گردانتے ہیں سُریانی
کہتے ہیں ہرمُسِ اعظم اُنھیں سب یونانی
اور امیںؔ کہتا ہے اُن کو لغتِ رضوانی
اہلِ انجیلؔ یہ کہتے ہیں ملیؔ آیا ہے
نام قرآن میں حیدرؑ کا علیؑ آیا ہے

(۱۴)

وہ علیؑ جس نے علم سرکشوں کے چھین لئے
وہ علیؑ جس نے حرم میں نہ صنم رہنے دیئے
وہ علیؑ جس نے دیا حکم تو مُردے بھی جیئے
وہ علیؑ معرکۂ سخت ظفر جس نے کئے
کشتئ نوحؑ کو طوفاں میں بچانے والا
سرحدیں تیغ سے ایماں کی بنانے والا

(۱۵)

ہے عیاں غزوۂ احزاب کی صف آرائی
وہ صفیں کُفر کی اور دین کی وہ تنہائی
رن میں وہ گھوڑوں کی چھل بل وہ قدم پیمائی
گرد ایسی کہ نہاں تھا فلکِ مینائی
پہلواں کاندھوں پہ رکھے ہوئے بھالے آئے
فوج پر فوج رسالوں پہ رسالے آئے

www.emarsiya.com

(۱۳)

بلقیاطیسؔ بھی کہتے ہیں انہیں عبرانی
پھر شروحیلؔ بھی گردانتے ہیں سُریانی
کہتے ہیں ہرمُسِ اعظم اُنھیں سب یونانی
اور امیںؔ کہتا ہے اُن کو لغتِ رضوانی
اہلِ انجیلؔ یہ کہتے ہیں ملی آیا ہے
نام قرآن میں حیدرؑ کا علیؑ آیا ہے

(۱۴)

وہ علیؑ جس نے علم سرکشوں کے چھین لئے
وہ علیؑ جس نے حرم میں نہ صنم رہنے دیئے
وہ علیؑ جس نے دیا حکم تو مُردے بھی جیئے
وہ علیؑ معرکہء سخت ظفر جس نے کیے
کشتیٔ نوحؑ کو طوفاں میں بچانے والا
سرحدیں تیغ سے ایماں کی بنانے والا

(۱۵)

ہے عیاں غزوۂ احزاب کی صف آرائی
وہ صفیں کُفر کی اور دین کی وہ تنہائی
رن میں وہ گھوڑوں کی چھل بل وہ قدم پیمائی
گرد ایسی کہ نہاں تھا فلکِ مینائی
پہلواں کاندھوں پہ رکھے ہوئے بھالے آئے
فوج پر فوج رسالوں پہ رسالے آئے

www.emarsiya.com

(۱۶)

سرکشوں کا وہ ہجوم اُن کی وہ پیہم آمد
فوجِ موجود کی آتی ہوئی فوجوں سے مدد
اِس طرف چشمِ صحابہ سوئے الطافِ صمد
ڈھال اُن سب کی بس اک تیغِ احد اور اسد
ایک تلوار جو دیوار ہر اک راہ میں تھی
چلی بے پاؤں کہ وہ دستِ یداللہ میں تھی

(۱۷)

سرد موسم کے سبب کانپتا تھا ہر پیکر
جب ہوا چلتی لرزتے تھے گلستاں میں شجر
یوں دھواں اٹھتا تھا ہوں برف میں جسطرح شرر
یخ ہوائیں جو چلیں نیلا تھا ایک ایک ثمر
آنسو رخسار پہ تھم تھم گیا سردی کے سبب
خون شریانوں میں جم جم گیا سردی کے سبب

(۱۸)

فوجِ باطل سے عمر نکلا صدا دینے لگا
گاڑ کر نیزے کو میدان میں نعرہ یہ کیا
تیغ نے میری ہر اک سمت کیا حشر بپا
اور اس تیغ کے لوہے کو جہاں نے مانا
قافلے لوٹ لئے پیچ کیا جلادوں کو
میں نے صحراؤں میں تبدیل کیا جادوں کو

www.emarsiya.com

(۱۹)

خیمے میں یوں صفتِ مردہ تھے زندے بیٹھے
دامِ توحید میں جیسے ہوں درندے بیٹھے
یوں تھے خاموش کہ جیسے ہوں چرندے بیٹھے
جسطرح سب کے سروں پر ہوں پرندے بیٹھے
ایسی چنگھاڑ تھی دل سینے میں تھرّانے لگے
اس کی دہشت کے سبب منھ کو جگر آنے لگے

(۲۰)

ہنس کے بولا یہ عمر جنگ میں کیوں ہے یہ درنگ
اِس طرف خوف سے تھے زرد کئی چہروں کے رنگ
اور اُدھر جوشِ تہوّر سے تھی لہجے میں ترنگ
عرصۂ حشر نظر آنے لگا عرصۂ جنگ
تھا اُدھر شور جو ہو مرد نکل کر آئے
تھی اِدھر فکر کہ زندہ رہیں عزت جائے

(۲۱)

دیکھا احمدؐ نے جو اصحاب کو زار و مضطر
متوجہ ہوئے خود اُن کی طرف خیرِ بشر
پوچھا ہے کوئی، مقابل ہو جو اس کے جاکر
بولے اصحاب کہ ہم سے نہ کہیں اے سرورؐ
دیو ہے پیکرِ انساں میں یہ انسان نہیں
کھیل بچوں کا ہے اس کیلئے میدان نہیں

www.emarsiya.com

(۲۲)

ہم کو بھولے گا نہ وہ قصۂ ماضی زنہار
سفرِ شام میں تھا قافلے میں یہ جرّار
ایک جانب سے اٹھا گرد کا بادل اک بار
رہزنوں نے کیا اُس قافلے کا آکے حصار

تیغ پر تیغ چلی ردّو بدل ہونے لگی
مال و زر لُٹنے لگا جنگ و جِدل ہونے لگی

(۲۳)

اِس طرف چند نفَس اور اُدھر فوجِ گراں
تھا یہ نزدیک کہ ہوں قافلے والے بے جاں
ہم نے دیکھا کہ تھا اک گوشے میں یہ آفتِ جاں
دفعتاً آگیا میدان میں یہ پیلِ دماں

اونٹ اک ہاتھ پہ اس طرح اٹھا رکھّا تھا
جیسے وہ اونٹ نہ تھا گھاس کا اک تنکا تھا

(۲۴)

جب سے ہے اِس کی شجاعت کا نظر میں منظر
جاکے ہو اس کے مقابل یہ نہیں تابِ بشر
جائے وہ شخص کہ گردن پہ جسے بار ہو سر
اس سے تو دور ہی رکھے ہمیں شاہِ صفدر

یاد جب اِس کی شجاعت کی ہمیں آتی ہے
نیند آنکھوں سے کہیں دُور چلی جاتی ہے

www.emarsiya.com

(۲۵)
سُن کے یہ حیدرِؑ صفدر اٹھے باصد تمکیں
بولے زیبا نہیں مومن کو عدو کی تحسیں
پھر کہا احمدِؐ مرسل سے کہ اے سرورِؐ دیں
ہو اجازت تو ابھی کاٹ لوں میں فرقِ لعیں
ضبط مجھ سے نہیں ہوتا ہے یہ سُن کر آقا
دشمنِ دیں کی ثنا دل پہ ہے نشتر آقا

(۲۶)
گوشہء چشم سے احمدؐ نے کہا رُک جاؤ
ابھی کچھ دیر نہیں اذنِ وغا رُک جاؤ
پہلے معبود کی مِل جائے رضا رُک جاؤ
اور کچھ دیکھ لو میداں کی فضا رُک جاؤ
سانپ ہے اس کو اکڑ لینے دو بل کھانے دو
ظرف اس کا ہے بہت تنگ چھلک جانے دو

(۲۷)
پھر صدا گونجی عُمر کی یہ میانِ جنگاہ
ہمّتِ جنگ نہ کرپائی پیمبرؐ کی سپاہ
خون نے جوش جو مارا تو علیؑ بولے آہ
اب سُنی جاتی نہیں ہم سے یہ لافِ بدخواہ
ہاشمی خُون کی تائید دکھا دُوں اس کو
اذن دیجے مرے آقا کہ سزا دُوں اس کو

www.emarsiya.com

(۲۸)

بولے احمدؐ کہ قوی ہے یہ بہت دیو خصال
بولے حیدرؑ کہ قوی تر ہے نبیؐ کا اقبال
بولے احمدؐ کہ غضب میں اُسے حاصل ہے کمال
بولے حیدرؑ کہ فزوں تر ہے پیمبرؐ کا جلال
کہا احمدؐ نے کہ تیغ اس کی دمِ اژدر ہے
کہا حیدرؑ نے کہ ظلِّ نبویؐ سر پر ہے

(۲۹)

کہا احمدؐ نے یہ تنہا تھا اُدھر تھا لشکر
کہا حیدرؑ نے کہ ہے یہ کسی کاذِب کی خبر
بولے احمدؐ کہ ہے نام اس یلِ موذی کا عمر
بولے حیدرؑ کہ یہ رکھتے ہیں فراری اکثر
بولے احمدؐ کہ یہ بھاری صفِ جنگاہ پہ ہے
کہا حیدرؑ نے بھروسہ مجھے اللہ پہ ہے

(۳۰)

بولے احمدؐ کہ اٹھاتا ہے شُتر کو یہ جواں
بولے حیدرؑ کہ نہیں طاعتِ خالق سے گراں
کہا احمدؐ نے کہ طاقت میں ہے وہ پیلِ دماں
کہا حیدرؑ نے کہ ہم بھی تو ہیں شیرِ یزداں
کہا احمدؐ نے کہ توسن میں ہے تیزی اِس کے
بولے حیدرؑ کہ ہے پاؤں میں گریزی اِس کے

www.emarsiya.com

(۳۱)

کہا احمدؑ نے اُسے زور پہ ہے اپنے غرور
کہا حیدرؑ نے کہ اک ضرب میں ہوگا مقہور
کہا احمدؑ نے کہ جرأت کا دھنی ہے مشہور
کہا حیدرؑ نے کہ یہ چوکڑی بھولے گا ضرور
بولے احمدؑ کہ سنا ہے نہیں ثانی اِس کا
بولے حیدرؑ کہ جگر کردوں گا پانی اِس کا

(۳۲)

کہا احمدؑ نے فنِ جنگ میں ہے وہ مشّاق
بولے حیدرؑ میں اسی واسطے خود ہوں مُشتاق
کہا احمدؑ نے یہ خود سر ہے بہت جنگ میں طاق
بولے حیدرؑ کہ حساب آج یہ ہوگا بے باق
کہا احمدؑ نے کہ قامت میں طوالت ہے بہت
بولے حیدرؑ ہوا معلوم حماقت ہے بہت

(۳۳)

عرض کی اپنے بھی لشکر میں تو عاقل ہیں بہم
کون سا تھا یہ محل مدحِ عُمر کا اس دم
سَم اُگلتا ہے یہ اظلم جو مثالِ ارقم
جو گھٹا خوب گرجتی ہے برستی ہے وہ کم
پُشت پر اس کی جو بُت ہیں مددِ حق تو نہیں
اس کی دہشت کا جو چرچا ہے مصدّق تو نہیں

www.emarsiya.com

(۳۴)

یہ اگر بُت ہے تو میں بُت شکن اے قبلۂ دیں
ہو اگر حکم تو کاٹوں میں ابھی فرقِ لعیں
سُن کے یہ محوِ مناجات ہوئے شاہِ مُبیں
میرے معبود! تری ذات ہے عالم کی معیں
دین کا کوئی بھی حامی و طرفدار نہیں
اب یداللہ کے سِوا کوئی مددگار نہیں

(۳۵)

پہلے احمدؐ نے زرہ اپنی بہ عجلت بخشی
عرش کو چھونے لگا جسم وہ رفعت بخشی
پھر تبسّم کے حسیں چھینٹوں سے ہمّت بخشی
دونوں عالم سے جو ٹکرائے وہ طاقت بخشی
اُدھر عمّامہ پیمبرؐ نے جبیں پر رکھا
سرِ ادھر شیر نے سجدے میں زمیں پر رکھا

(۳۶)

پھر رکھا خودِ منوّر جو سرِ حیدرؑ پر
فرق پر صدقے ہوا جاتا تھا چرخِ اخضر
اور جب ہو گئی شمشیرِ خدا زیبِ کمر
پا کے احمدؐ سے دعا رن کو سدھارے حیدرؑ
غل ہوا، جنگ کو اللہ کا شیر آتا ہے
کہیں چھپ جاؤ کہ میداں میں دلیر آتا ہے

www.emarsiya.com

(۳۷)

آمدِ شیرِ خدا رن میں بنی قہرِ خدا
قلبِ باطل میں ہوا ایک تلاطم برپا
خوف یہ تھا کہ نہ اب ہو تہ و بالا دنیا
کوہ بھی سختی سے دابے تھے زمیں کا طبقا

شیر جو غیظ میں تھا چرخ بھی تھرّاتا تھا
کُلِّ ایمان کی ہیبت سے گِرا جاتا تھا

(۳۸)

پھر قریں آیا عمر کے وہ شہِ عرش پناہ
کفر کی فوج میں ہلچل ہوئی بھاگے رُوباہ
جب ہُوا چیں بجبیں غیظ میں وہ شیرِ الٰہ
ڈر کے بولی یہ زمیں خالقِ قہّار پناہ

نعرہ حیدرؑ کا لگا ہو گئے بے دین فرار
جیسے لاحول سے ہوتے ہیں شیاطین فرار

(۳۹)

عرش نے جُھک کے زمیں سے کہا نادان سنبھل
گردشِ یوم سے نصرت نے کہا تو بھی بدل
کفر سے بولا یہ ایمان کہ دنیا سے نکل
آگیا تیغِ شجاعت کا وہ میدان میں پھل

کفر بولا کہ کہاں اَمن کی اب دید ملے
بولا ایمان جہاں کلمۂ توحید ملے

www.emarsiya.com

(۴۰)

نجم ششدر تھے ٹھہر جائیں یہاں پر کہ بڑھیں
دشمنِ جان یہ کہتے تھے جئیں یا کہ مریں
سر بھی یہ پوچھتے تھے تیغ سے کس گھاٹ چلیں
بُت بھی کہتے تھے یہ بُت خانوں سے کس جا کو چھُپیں

مُلک اللہ کا ہے حکم پیمبرؐ کا ہے
اور غضب یہ ہے کہ سکہ یہاں حیدرؑ کا ہے

(۴۱)

پہنچے دشمن کے قریں جب شہِ فرخندہ خصال
آ کے حیدرؑ کے قریں یہ کیا بے دیں نے سوال
آپ پیدل ہی چلے آئے ہیں یاں بہرِ جدال
بولے حیدرؑ تُو سمجھ پائے یہ ہے امر محُال

کیوں میں پیدل ہوں زمانہ یہ حقیقت سمجھے
کُلِ ایمان میں گھوڑے کی نہ شرکت سمجھے

(۴۲)

ہاں غرور اپنی سواری پہ ہے تجھ کو بیکار
ایک پیدل ہی میں کافی ہوں جو ہوں لاکھ سوار
خود ہی کھُل جائیگا یہ راز میانِ پیکار
ہے زمیں مرکبِ جانباز و جری و جرّار

کسی کرّار کو ہوتا ہے فرس کب درکار
جو فراری ہو اُسے ہوتا ہے مرکب درکار

www.emarsiya.com

(۴۳)

بولا ظالم کہ مناسب نہیں بچّوں سے جدال
تم ریاضِ نبویؐ کے ہو ابھی تازہ نہال
گرجے حیدرؑ کہ نہ کر گفتگوئے کِبر مآل
پائے ہیں میں نے لڑکپن سے شجاعت کے کمال
تُو نے سمجھا ہی نہیں دبدبۂ حیدرؑ کو
میں نے جھولے ہی میں دو ٹکڑے کیا اژدر کو

(۴۴)

سُن کے یہ بولا عمر اے ابوطالبؑ کے پسر
تادمِ مرگ رہا دوست مرا تیرا پدر
اتنے دیرینہ تعلّق سے ہے لازم مجھ پر
کہ نہ پہنچے مرے ہاتھوں سے تجھے کوئی ضرر
بولے حیدرؑ کہ تو کاذِب ہے یہ ہے ناممکن
رابطہ مومن و کافر میں بھلا کیا ممکن

(۴۵)

نور اصلابِ مطہّر میں ہمارا تھا مدام
میرے اجداد کے ایماں میں نہیں کوئی کلام
کیا عجب تجھ پہ کرم ان کا اگر تھا خود کام
فیض جاری رہا ان کا تو عرب میں سرِ عام
نہ تعلّق نہ رفاقت تھی نہ کچھ الفت تھی
یہ کرم تو میرے اجداد کی اک عادت تھی

www.emarsiya.com

(۴۶)

سُنتا ہوں قول یہ تیرا کہ ہوں گر تین سوال
تو ضرور ایک کا ان میں سے تُو کرتا ہے خیال
سُن کے بولا یہ بڑے زعم سے وہ گُرگ خصال
ہاں خیال اس کا ہمیشہ سے میں رکھتا ہوں کمال

اُس کے ایفا کیلئے پھر جدّوکدّ کرتا ہوں
اپنے سائل کی میں خواہش نہیں رد کرتا ہوں

(۴۷)

گُہر افشاں ہوا یوں اُس سے وہ شیرِ غفار
کر لے توحید و رسالت کا ابھی تُو اقرار
بولا غصّے میں شقی یہ تو نہ ہو گا زنہار
گر سوال اور کوئی ہو تو ہو اس کا اظہار

بولے حیدرؑ کہ مرے بھائی کو تو تنگ نہ کر
چھوڑ دے فتنہ و شر خیر سے اب جنگ نہ کر

(۴۸)

بولا، یہ امر بھی ہے میرے لئے باعثِ ننگ
میں تو مشہور ہوں دریائے شجاعت کا نہنگ
عورتیں مجھ پہ ہنسیں گی کہ نہ تھی طاقتِ جنگ
آگیا بن کے فراری جو ہوا زیست سے تنگ

بولے حیدرؑ کہ چل اچھا نہ اکڑ اب ظالم
وقت برباد کئے جاتا ہے لڑ اب ظالم

www.emarsiya.com

(۴۹)

سُن کے یہ کُود پڑا رخش سے وہ کفر پسند
تھا غرور ایسا کہ پٹ کر دیا ظالم نے سمند
گَرجا اس طرح گرج ہو گئی بجلی سے دو چند
اور اِدھر سے ہوئی تکبیر کی آواز بلند

اس طرف حیدرِؑ صفدر نے سنبھالی تلوار
میان سے شُوم نے واں تن کے نکالی تلوار

(۵۰)

جب کیا وار کمر کا نہ کمر سے گزری
تیغ جو فرق پہ آئی تو وہ سر سے گزری
نہ تو سینے سے نہ دل سے نہ جگر سے گزری
آنکھ کے سامنے آئی تو نظر سے گزری

شاہِ یثرب سے دمِ جنگ دعا لیتے تھے
یوں علیؑ اس کا ہر اک وار اُلٹ دیتے تھے

(۵۱)

رہا کچھ دیر یونہی ردّو بدل آخرِ کار
چل گیا فرقِ مبارک پہ شقی کا اک وار
کام دکھلا گئی تلوار تھی آخر تلوار
سَر ہوا تا بہ جبیں حیدرِؑ صفدر کا فگار

پائے غازی میں نہ لرزہ کہیں اک پل آیا
نہ پلک جھپکی نہ ابرو پہ کوئی بل آیا

www.emarsiya.com

(۵۲)

زخم کھایا جو جری نے تو عجب ہو گیا حال
آگیا شیرِ الٰہی کو بھی حد درجہ جلال
دشت و در کانپتے تھے خوف سے لرزاں تھے جبال
قہرِ باری ہوا ظاہر سرِ میدانِ قتال
کہا حیدرؑ نے کہ او بانیٔ آزار سنبھل
کھنچتی ہے میاں سے اب حیدری تلوار سنبھل

(۵۳)

میاں سے تیغ جو نکلی تو بڑھی اتنی چمک
ماند تھا جسکی چکا چوند سے خورشیدِ فلک
اس کی آواز سے بجلی کی ہوئی بند کڑک
خضرؑ نے آبِ بقا سے کہا اب یاں سے سَرک
بولے جبرئیلؑ ملائک سے کہ تیّار رہو
آج ہی ہو نہ قیامت کہیں ہشیار رہو

(۵۴)

ساقیٔ گل رخ و گلرنگ پلا آج شراب
نشّہ ایسا ہو جو تا زیست کبھی ہو نہ خراب
سارا عالم نظر آئے مجھے اک عالمِ خواب
دیر کیوں کرتا ہے اے ساقیٔ فیّاض شتاب
نشۂ بادۂ توحید کا ہے جوش مجھے
شور جب فتح کا ہو آئے تبھی ہوش مجھے

www.emarsiya.com

(۵۵)

اب لنڈھا دے بَسرِ خاک شرابِ گلفام
بادۂ خُمِ غدیری سے فقط ہے مجھے کام
نشّہ ایسا ہو دھڑ لے سے کہیں شہ سے غلام
اسدؑاللہ اب اس فیل کا قصّہ ہو تمام
میان سے جلد کہیں تیغِ غضنفر ہو جُدا
سرِ مینا کی طرح اس کا بھی اب سر ہو جُدا

(۵۶)

یا علیؑ! رعب میں ہے اب یلِ کافر مغرُور
نشّۂ نخوتِ باطلِ میں یہ بے دین ہے چُور
آپ کی زد پہ خود آ پہنچا یہ عبدِ مقہُور
فقط اک وار کی زحمت کریں حضرت منظُور
یوں کٹے، تیغ سے جیسے کٹی رہتی ہے شراب
خون اسطرح بہے جیسے کہ بہتی ہے شراب

(۵۷)

اب سنو جنگ کا حیدرؑ کی میں کرتا ہوں بیاں
ادھر احمدؐ ہیں مدد کو تو وہاں بوسفیاںؔ
لافِ بے روح تو رہتا ہے اُدھر وردِ زباں
یاں مسلسل ہے لبِ پاک پہ حمدِ یزداں
اُس طرف کثرتِ لشکر پہ شقی نازاں ہے
اِس طرف وحدتِ خالق پہ علیؑ نازاں ہے

www.emarsiya.com

(۵۸)

سورماؤں نے کبھی دیکھے نہ تھے رن میں یہ رنگ
اُبھرے صحرا سے بگولے اٹھے دریا سے نہنگ
انبیاؑ دیکھتے ہیں عرش سے یہ رزم کے ڈھنگ
آئے جبرئیل فلک سے پئے نظّارۂ جنگ
ہوشِ دشمن کا لواب مثل پتنگ اڑتا ہے
کاغذی پھولوں کا جسطرح سے رنگ اڑتا ہے

(۵۹)

جدوکد، ردّوبدل، اوجِ ہنر اور فنِ جنگ
آسماں نے بھی نہ دیکھے تھے یہ سو پُشت سے رنگ
تھا عجب تیغِ یداللہ کی پیکار کا ڈھنگ
کہ ہوئی جاتی تھیں خورشید کی کرنیں چورنگ
ہوا بیکار ہر اک وار میانِ پیکار
چلی تکرار پہ تلوار میانِ پیکار

(۶۰)

باگ پر آکے لپکتی تھی کبھی وہ کبھی یہ
صاف غارت گرِ ہستی تھی کبھی وہ کبھی یہ
اپنی ضربت میں دو دستی تھی کبھی وہ کبھی یہ
اور بے فصل برستی تھی کبھی وہ کبھی یہ
طُور کے نور کا بے مثل اشارہ یہ تھی
ظلمتِ شام تھی وہ صبح کا تارہ یہ تھی

www.emarsiya.com

(۶۱)
کبھی مغفر پہ کڑکتی ہوئی پہنچیں دونوں
کبھی بجلی سی چمکتی ہوئی پہنچیں دونوں
مثل شعلے کے لپکتی ہوئی پہنچیں دونوں
باز کی طرح جھپٹتی ہوئی پہنچیں دونوں
ایسے میں آنکھ اٹھا کر جو سما پر دیکھا
جنگ کرتے ہوئے بازوں کو ہوا پر دیکھا

(۶۲)
داؤں حیدرؑ نے لگایا تو گرا بدکردار
اس کے سینے پہ گئے تول کے حیدرؑ تلوار
کر گیا چاند سے پھر بے ادبی وہ مکّار
چھوڑ کر صید کو صیّاد ہٹا بعدِ شکار
اپنے جذبات رہِ حق میں نہ لائے حیدرؑ
کر کے غصّے کو فرو لوٹ کے آئے حیدرؑ

(۶۳)
لو چلی کفر پہ شمشیرِ پناہِ ایماں
لو اٹھائی وہ سپر شوم نے پھر بہرِ اماں
لو میں قربانِ سُبک دستیٔ شاہِ ذیشاں
دیکھ لو تن پہ نہ کافر کے رہا سر کا نشاں
کج نظر راہ روِ مُلکِ عدم ہو کے رہا
تیغِ ایماں سے سرِ کفر قلم ہو کے رہا

www.emarsiya.com

(۶۴)

مارا کافر کو تو اس طرح کا تھا جوشِ طرب
فخر سے جھوما کیا دیر تلک ضیغمِ رب
غُلغُلہ نعرہَ تکبیر کا اٹھنے لگا جب
ان صداؤں سے گھٹا کافروں کا شور و شغب
ادھر اصحابِ نبیؐ محوِ ثنا ہونے لگے
اس طرف رُوبہ فرار اہلِ جفا ہونے لگے

(۶۵)

خاک سے پھر سرِ کافر کو اٹھا کر حیدرؑ
یوں روانہ ہوئے لے کر طرفِ پیغمبرؐ
تھے قدم سوئے محمدؐ تو سوئے عرش نظر
پھر صدا آئی مبارک ہو نبیؐ کو یہ ظفر
لے کے یوں فرقِ عمر صاحب شمشیر چلے
جیسے برسات کے موسم میں کوئی شیر چلے

(۶۶)

بولے اصحاب کہ ہے چال میں حیدرؑ کے غرور
کہا احمدؐ نے یہی آج ہے رب کو منظور
آگئے حیدرِؑ صفدر جو پیمبرؐ کے حضور
بولے لپٹا کے علیؑ کو یہی محبوبِ غفور
یوں تو ہر شئے سے ہے ثقلین کی طاعت افضل
اُس سے بھی آج علیؑ کی ہے یہ ضربت افضل

www.emarsiya.com

(۶۷)

پھر پیمبرؐ نے جو زخمی سرِ حیدرؑ دیکھا
اپنے سینے سے لگایا تو کبھی پیار کیا
دیکھ کر زخمِ جبیں ہوگیا طاری گریہ
رو کے رومال سے تب فرقِ علیؑ کو باندھا
شکل حیدرؑ کی پیمبرؐ پہ ستم ڈھانے لگی
شبِ اُنیس کی روداد انھیں یاد آنے لگی

(۶۸)

کیسا پُر درد ہے اُنیسویں رمضاں کا بیاں
آسماں پر ہوا نقشہ خطِ ابیض کا عیاں
گھر سے جانے لگے مسجد کو امامِ دو جہاں
آئیں دروازے تلک زینبؑ تطہیر نشاں
اُن کو کیا علم تھا حالات ستم ڈھائیں گے
بابا کس حال میں اب گھر کی طرف آئیں گے

(۶۹)

گھر میں زینبؑ نے عبادت کی جو کی تیاری
تھی ابھی لب پہ مناجات خدا کی جاری
کہ سُنی مسجدِ کوفہ سے صدا یک باری
قتل سجدے میں ہوئے شیرِ خدائے باری
دل کو قابو میں جو پھر رکھ نہیں پائیں زینبؑ
لڑکھڑاتی ہوئی دروازے تک آئیں زینبؑ

www.emarsiya.com

(۷۰)

رو کے بولیں مرے بابا کی خبر تو لاؤ
سانحہ کیا ہوا مسجد میں مجھے بتلاؤ
کیسی آواز یہ آتی ہے ذرا سمجھاؤ
پردہ کھچواؤ تو مسجد میں مجھے لے جاؤ
بھیا شبّرؑ جو نہ بابا کی خبر پاؤں گی
خود ہی میں دوڑ کے مسجد میں چلی آؤں گی

(۷۱)

سُنا زینبؑ نے کہ لاتے ہیں علیؑ کو شبّرؑ
اس مصیبت پہ ہیں غمگین علیؑ کے یاور
اپنا گھر آگیا نزدیک تو بولے حیدرؑ
اے حسنؑ! کہہ دو یہ اصحاب سے وہ جائیں گھر
غیر یہ لوگ ہیں توقیر کریں زینبؑ کی
چاہتا ہوں کہ صدا بھی نہ سُنیں زینبؑ کی

(۷۲)

وائے ہو دہر دکھائی یہ عجب بربادی
تو نے حیدرؑ کو بھی کس طرح کی یہ ایذا دی
وہی بی بی جو کبھی کوفے کی تھی شہزادی
اک ردا کو ہوئی بازار میں وہ فریادی
دن کو سورج نہ کبھی جس کا سراپا دیکھے
بھرا دربار اسی بی بی کا تماشا دیکھے